Research Journal
Tahqeeqat
eISSN: 2791-0342
pISSN: 2791-0334
ریسرچ جرنل تحقیقات

حسن عباسی کی حمدیہ شاعری کے مجموعہ "صاحب" کا تجزیاتی مطالعہ

An analytical study of Hassan Abbasi's collection of Hamdiya poetry "Sahib"

Mohsin Islam
PhD Scholar Department of Urdu, Lahore Leads University, Lahore
Dr. Parveen Akhtar Kallu
Associate Professor Department of Urdu, Govt. College University, Faislabad
Prof.Dr.M. Javed Pitafi
Former Head of Urdu Department, Govt.Graduate College, Rajanpur

محسن اسلام
پی ایچ-ڈی اسکالر شعبہ اردو، لاہور لیڈز یونی ورسٹی، لاہور
ڈاکٹر پروین اختر کلو
ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبہ اردو، گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، فیصل آباد
پروفیسر ڈاکٹر محمد جاوید پتافی
سابق صدر شعبہ اردو، گورنمنٹ گریجوایٹ کالج، راجن پور

Abstract

Hassan Abbasi has emerged as a prominent figure in Pakistani Urdu literature, excelling as a poet, travel correspondent, editor, columnist, organizer and publisher. He is widely regarded as a cornerstone of contemporary poetry, with Asghar Nadeem Syed crediting Atta-ul-Haq Qasmi for discovering his poetic talent. Known for his affable personality and gentle demeanor, Abbasi endeared himself to fellow poets. His focus turned towards Hamdiya poetry, culminating in the publication of "Sahib" in August 2015, which garnered significant acclaim from peers and readers alike. Hamdiya poetry, a rarity in Urdu, is characterized by its unpredictable nature, making Abbasi's modern approach all the more distinctive.Abbasi skillfully incorporates scenic imagery, rich language, expressive music, symbolism and a balance of brevity and depth, crafting compositions that stand out. Despite not receiving full academic and literary recognition from Urdu scholars and critics, Abbasi's contributions to Urdu poetry are undeniable, enriching the poetic landscape with an enduring legacy of artistic capital. The influence of classical traditions on Hassan Abbasi's Hamdiya poetry is seen here and there, but this does not affect his individuality.

Keywords: *Hassan Abbasi, Poetry, Hamdiya, Thoughts*

کلیدی الفاظ: حسن عباسی، شاعری، حمدیہ، خیالات

حسن عباسی کی شاعری کا دوسرا مجموعہ "صاحب" 2017ء میں منظر عام پر آیا۔ یہ ان کی حمدیہ شاعری کا مجموعہ تھا جس نے ان کو پہلے حمدیہ مجموعے "سائیں" کی پذیرائی کے بعد لکھنے کی طرف مائل کیا ان کا دوسرا مجموعہ اپنی مثال آپ ہے۔ اس مجموعہ میں حسن عباسی نے اپنے رب سے اپنی مناجات نئے اور بڑے موثر انداز میں بیان کی ہیں۔ حسن عباسی کے مجموعہ "صاحب" میں 50 حمدیں ہیں۔ یہ حمدیہ مجموعہ 126 صفحات پر مشتمل ہے اس بے مثل مجموعہ کی منظومات میں ردیف "صاحب" کا التزام کیا گیا ہے مگر اس ردیف صاحب کے ساتھ مزید الفاظ بطور ردیف استعمال کیے گئے ہیں جیسے صاحب جی، صاحب کا، صاحب بے نیاز، صاحب کی اور صاحب سے وغیرہ۔

ایک لڑکی نے جوڑا ہے میرا
سلسلہ خمار صاحب سے (1)

میرے اندر ہیں کوہ قاف کے جن

میرے اندر پری ہے صاحب جی (2)

اپنے پر افلاک تلک پھیلاتا ہے

مجھ میں ایک کبوتر رنگلا صاحب کا (3)

ردیف شعر کے آخر میں بار بار دہرائے جانے والے ایک سے الفاظ کو کہا جاتا ہے۔ شعرا مجموعی طور پر ایک یا دو الفاظ کی ردیف وضع کرتے ہیں۔ ان کے مجموعہ کلام "سائیں" سے چند مثالیں ملاحظہ ہوں:

بارشوں میں بھیگتا ہے مال، صاحب بے نیاز

ڈالتا ہوں آ کے میں ترپال، صاحب بے نیاز (4)

حسن عباسی کے مجموعہ کلام "صاحب" میں اللہ تعالیٰ کی صفات اور بزرگی کو بیان کیا گیا ہے۔ ان کے مجموعہ "صاحب" کی تمام منظومات کی ہئیت غزل کی ہے جس میں ہر شعر کا مفہوم دوسرے سے الگ ہے اور ان میں "ساخت" اور تعمیر کا کوئی شائبہ نہیں ہے ان کا یہ انداز عقیدے کا تو ہو سکتا تھا لیکن شاعر کو اس میں تعمیر کا التزام کرنا پڑتا جو کہ میری ناقص رائے اور کم عقلی کے مطابق نہیں کیا گیا۔

حسن عباسی نے اپنے مجموعہ میں ردیف "صاحب" استعمال کی ہے مگر قوافی بڑے منفرد اور خوبصورت انداز میں بیان کیے ہیں۔ ان کے کلام میں سینکڑوں قوافی استعمال کیے گئے ہیں مگر کوئی قافیہ بار بار استعمال نہیں کیا ہے یوں انھوں نے اپنے ہاں جدت طرازی اور انفرادیت کو بالخصوص ملحوظِ خاطر رکھا ہے۔ یہ قوافی ہماری روز مرہ کی پریشانیوں اور مسائل کو بڑی خوبصورتی سے بیان کرتے ہیں۔ اس مجموعے میں استعمال کیے گیے اہم قوافی درج ذیل ہیں مثلاً قیام، ماہِ تمام، اہتمام، عام، خام، شام، نام، غلام، سلام، کمال، بحال، مثال، رال، سنبھال، جال، سوال، یرغمال، چال، بھال، تھال ،انتقال، خرچہ، جھگڑا، قرضہ، چلتا، دریا، زیبا، پردہ، تالہ، سادہ، اور گنہگار وغیرہ، مثال کے طور پر "صاحب" کلام میں استعمال کیے گئے قوافی کے چند اشعار درج ذیل ہیں:

کباڑ خانہ ترا سلامت

مرا بدن ریگ مال صاحب

ہماری آنکھوں میں آ گیا ہے

جو آئینے میں تھا بال صاحب (5)

در گزر کی اپیل ہے صاحب

اشک میرا وکیل ہے صاحب

دل کہیں بھی نہیں لگا اپنا

دل کا ہونا دلیل ہے صاحب (6)

حمد ایک ایسی منزل ہے جس سے ہم ابتداء تو کرتے ہیں لیکن جب ہم اس کی جستجو میں نکلیں تو ہمیں والناس سے الحمد کی طرف سفر کرنا پڑتا ہے اس طرح یہ منزل جو کہیں آخر میں آتی ہے اس کو پانا ناممکنات میں سے ہو جاتا ہے۔

حسن عباسی نے جب دوسرا حمدیہ مجموعہ "صاحب" پیش کیا تو اُس دور کے تمام شعراء کرام کو حیرت میں ڈال دیا۔ اللہ تعالیٰ کے لئے "صاحب" کا خطاب ایک منفرد اور خوبصورت ترین اظہار ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ ہی سب کا مالک ہے وہ سب کا خالق ہے ہم ذرہ خاک ہیں اور ہم اس کے غلام ہیں جو اس صاحب کا ہو جاتا ہے اُسے دونوں جہانوں کے خزانے مل جاتے ہیں۔ حسن عباسی بھی اپنے لئے خزانوں کی تلاش میں سرگرداں ہیں۔

حسن عباسی حقیقی عشق کی آگ میں تپ کر کندن بنے ہیں ان کے حمدیہ مجموعے میں بعض مقامات پر دھیما سا شکوہ ہے تو کہیں اس کائنات میں مختلف خوبصورت اور حسین مناظر، بے مثال مظاہرِ فطرت کو بڑے اچھے انداز میں بیان کیا ہے۔ حسن عباسی کے شکوہ کا انداز ملاحظہ ہو:

آپ کے ہوتے ہم جیسوں پر
لاکھوں کا قرضہ ہے صاحب(7)

حسن عباسی انسان کی کم مائیگی کا احساس مندرجہ ذیل الفاظ میں کچھ اس طرح بیان کرتے ہیں:

حمد لکھ کر بھی کم نہیں ہوتی
مجھ میں کیسی بھڑاس ہے صاحب(8)

انھوں نے اپنے شعری سفر میں سائیں سے صاحب تک جس بادشاہ کی تلاش کی ہے وہ ان کے باطن میں پرندے کی طرح پھڑ پھڑانے لگا ہے۔ آدمی جیسا خود ہوتا ہے اُس کا خدا بھی ویسا ہوتا ہے۔ حسن عباسی نے اپنے خدا کو اپنے خوابوں کے خدوخال میں تراشا ہے۔ حسن عباسی نے اپنی حمدیہ شاعری میں اندھیروں سے اُجالوں تک کا سفر اپنے خوابوں کے خدوخال تراش کر ہی کیا ہے ان کے کلام میں روانی اور بے ساختگی ہے جو ان کی نمایاں خوبی ہے حسن عباسی نے اپنے حمدیہ کلام صاحب میں ایک منجھے ہوئے شاعر اور تخلیق کار کی طرح اس کائنات کی موجودہ صورتِ حال اور توصیف کون و مکان کو شاعری کی مالا میں پرو کر ہمارے سامنے پیش کیا ہے ان کی یہ مہارت حمدیہ کلام میں قاری کے سامنے کھل کر سامنے آئی ہے چند شعر دیکھیں:

میں تو اُس کو چھونے سے بھی ڈرتا ہوں
چیز ہوا کرتی ہے بڑھیا صاحب کی(9)

حسن عباسی کا مجموعہ کلام "صاحب" روایت سے ہٹ کر ہے۔ اس حمدیہ مجموعہ کلام میں انھوں نے نہایت منفرد انداز میں، منفرد ردیف کا استعمال کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کی صفات کو بیان کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی خوب صورتی کو بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ خوب صورتی کو پسند کرتا ہے۔ معروف شاعر ایوب خاور حسن عباسی کے بارے میں فرماتے ہیں:

> "پتا چلا" صاحب" صرف کتاب کا عنوان ہی نہیں ساری کی ساری حمدوں کی ردیف بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ خوبصورت ہے اور خوبصورتی کو پسند کرتا ہے۔ اللہ نے قرآن پاک میں واضح کر دیا ہے کہ میں نے انسان کو بہترین ساخت میں پیدا کیا ہے۔ صوفیا کرام نے تشریح کر دی ہے رب انسان کے اندر ہے۔"(10)

ایوب خاور "صاحب" کی انفرادیت کے معترف ہیں۔ ان کی نزدیک یہ مجموعہ کلام حمدیہ روایت میں اپنا الگ مقام رکھتا ہے۔ حسن عباسی نے جس خوب صورتی اور منفرد انداز سے خدا کی صفات کو بیان کیا ہے اس میں ہمیں جدت طرازی نظر آتی ہے۔ اس مجموعہ کلام میں ایسی انفرادیت موجود ہے جو کسی بھی دوسرے کلام میں پڑھنے سننے کو نہیں ملتی۔

ایوب خاور "صاحب" سے متعلق مزید لکھتے ہیں:

"دوستو! میں تو اس حمدیہ مجموعے پر مرمٹا ہوں۔ کیوں کہ "صاحب" میں خدا ایک ایسی جدت ہے جو کم از کم میں نے کسی مجموعے میں دیکھی نہ پڑھی۔"(11)

اس بات سے تو انکار نہیں کیا جا سکتا کہ اس طرز کے حمدیہ مجموعے کم ہی شائع ہوئے ہیں۔ ویسے بھی اُردو زبان میں حمد نگاری کرنے والے شاعروں کی تعداد بہت کم ہے۔ شاید اس کی وجہ یہ بھی ہے کہ خالق کی توصیف کو لفظوں کی مالا میں پرونا ایک کار مشکل ہے۔ بقول لطیف ساحل:

"حسن عباسی کے کلام میں ارتقائی عرفان کے مراحل طے ہوتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ "صاحب" حسن عباسی کے حمدیہ کلام کا دوسرا مجموعہ ہے۔ اس سے قبل ان کا حمدیہ کلام "سائیں" احباب علم و دانش کو نظر کیا جا چکا ہے۔ "سائیں" اللہ تعالیٰ کی ذاتِ بااقتدار کا استعارہ ہے اور "صاحب" اُس کے حسن و جمال کی تمثیل اور اُس کی رحمت با برکت کا کنایہ۔ "سائیں" میں سائل اور آقا کے درمیاں جو فاصلہ اور دوری تھی "صاحب نے اس فاصلے اور دوری کو کم کیا ہے ۔۔۔۔ "صاحب" کا مطالعہ کیا جائے تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ "سائیں" اپنی جگہ ایک خوبصورت کاوش ہے۔ مگر صاحب فنی، تخلیقی اور معنوی اعتبار سے اُس سے آگے کی منزل ہے۔"(12)

حسن عباسی کا حمدیہ کلام "صاحب" اپنے اندر انفرادیت رکھتی ہے۔ اس مجموعہ کلام میں حسن عباسی نے مختلف شعری محاسن کا استعمال کیا ہے جن میں تشبیہات و استعارات، صنعتِ تضاد، صنعتِ مراۃ النظیر، استفہامیہ انداز، سہلِ ممتنع وغیرہ شامل ہیں۔ لبنیٰ صفدر "صاحب" کے بارے میں رقم طراز ہیں:

"صاحب" جدید تر اُردو شاعری میں شاندار اضافہ ہے متنوع مضامین، رنگا رنگ کی باتیں اور مسائل تشبیہات و استعارات کا بر محل استعمال شاعر کی اپنے فن پر مبطوعہ گرفت کی نشاندہی کرتا ہے۔"(13)

حسن عباسی اپنی حمدیہ شاعری میں بیان کرتے ہیں کہ اے اللہ تیرے جس قدر اوصافِ حمیدہ ہیں وہ تجھ ہی کو زیب دیتے ہیں اور جس قدر تیری صفات ہیں ان سب کا سردار بھی تو ہی ہے۔ اے میرے مالک تیری دی ہوئی توفیق سے میں سچ بولتا ہوں اور تیرے عطا کیے ہوئے مضبوط ایمان کی بدولت میں ظالم و جابر بادشاہ کے سامنے بھی حق اور سچ کا بول بالا کرتا ہوں۔ اے میرے پروردگار تو ایک ہے، تو بے نیاز ہے، نہ تیری کوئی اولاد ہے اور نہ تو کسی کی اولاد ہے۔ نہ ہی کوئی تیرا ہمسر ہے۔ حسن عباسی کی حمدوں کا انداز بڑا سادہ اور منفرد ہے، لیکن یہ حمد معنوی و فکری اعتبار سے بڑی موثر ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اللہ سائیں تیرے جس قدر اوصاف حمیدہ ہیں وہ تجھی کو زیب دیتے ہیں، جس قدر تیر صفات کاملہ ہیں اُن سب کا سزا وار تو ہی ہے۔ اے میرے اللہ سائیں مجھے ہمیشہ سچ بولنے کی توفیق دے اور اس پر استقامت نصیب فرما تا کہ میں ہر سچ و حق بات ڈنکے کی چوٹ پر کہہ سکوں اور مجھے کسی ظالم بادشاہ اور جابر شخص کا خوف نہ ہو، میں اپنی صداقت کے اظہار میں صاف و شفاف آئینے کی طرح بن جاؤں جو جیسا ہے اُس کا چہرہ اُسے ویسا ہی دکھاؤں اور ساری دنیا کو دکھادوں کہ دنیا کا سب سے بڑا سچ تو رب عالم کی یکتائی کا اظہار ہے، اُس کے قادرِ مطلق ہونے کا اقرار ہے، اُس کے ساتھ کسی کو شریک کرنے کا انکار ہے۔ اللہ ایک ہے، وہ بے نیاز ہے، نہ اُس کی کوئی اُولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے، اور کوئی اُس کا ہم سر نہیں۔ "صاحب" سے چند اشعار ملاحظہ کیجیے:

سمجھ میں آ ہی نہیں رہا کچھ
کریں تو کیسے کلام صاحب

دکھوں سے تھوڑا سا دور رہ لوں

اگر ہو کچھ انتظام صاحب

بنا دے پہلی کا چاند اس کو

جو دکھ ہے ماہِ تمام صاحب

ہماری آنکھوں میں کس لیے ہے

سمندروں کا قیام صاحب (14)

حسن عباسی رب سے دعا کرتے نظر آتے ہیں کہ اے میرے سائیں! میں جب بھی تیرے بارے میں غور و فکر کروں تو ہر جگہ تو ہی مجھے نظر آئے اور پھر مجھے کسی اور کو دیکھنے کا حوصلہ نہ ملے۔ اے میرے پروردگار! تو بے شک میری شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے اور تیرا یہ قرب مجھے حیرت میں مبتلا کر دیتا ہے۔ حسن عباسی، معبود عالم سے التجا کرتے دکھائی دے رہے ہیں کہ سائیں مجھے توفیق دے کہ میں جب بھی تیرے بارے میں غور و فکر کروں تو ہر طرف مجھے تو ہی تو نظر آئے۔ پھر مجھے کسی اور کی طرف دیکھنے کا حوصلہ نہ ہو، پھر مجھے کسی اور کی ضرورت ہی نہ رہے۔ تو میری شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے اور تیرا یہ قرب مجھے حیرت و استعجاب میں مبتلا کر دیتا ہے۔ حسن عباسی کی طویل حمدیں پڑھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو جو عقل و دانش عطا کی ہے۔ اسی سے انسان اپنے اظہار اور فکر و عمل کی روح پھونک کر اسے متحرک اور زندہ جاوید بنا دیا ہے۔ حسن عباسی نے تمام رموز و اسرار کو اپنی شاعری کے ذریعے حمدوں میں سمو دیا ہے اور ان کی حمدوں کے یہ شعر ان کی مہارت کا احساس دلاتے ہیں۔ ان کی حمدوں کے اشعار میں فکر انگیزی اور معنی آفرینی موجود ہے۔

حسن عباسی نے اللہ تبارک و تعالیٰ کی صفاتِ کاملہ اور اوصافِ حمیدہ کا جو گہرا مطالعہ کیا ہے۔ انھوں نے عمیق مشاہدہ کو حمدیہ اشعار میں بڑی نفاست سے سمو دیا ہے۔ اُن کی یہ دونوں طویل ور مسلسل حمدیہ کلام نہایت اہم اور انفرادیت کا حامل ہے۔ جن کو پڑھنے سے ایمان تازہ ہو جاتا ہے۔ حسن عباسی جب لاہور تشریف لائے تو کوئی بھی ان سے واقف نہیں تھا۔ مگر وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ انھوں نے نہ صرف اہلِ ادب بل کہ زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو اپنا گرویدہ بنا لیا۔ حسن عباسی کی شخصیت میں کمال کی شخصی خوبیاں ہیں جن کی وجہ سے انھوں نے اپنا ادبی اور کاروباری سفر قلیل عرصہ میں بڑی کامیابی سے گزارا۔ اللہ تعالیٰ کی عظمت سے متعلق چند اشعار ملاحظہ کیجیے:

سوچیں بھی تو کیا سوچیں

سوچیں بھی سنتا ہے صاحب

اپنا ذکر نہیں ہے کوئی

آپ کا ہی چرچا ہے صاحب (15)

حسن عباسی نے اپنے مجموعہ "صاحب" میں اللہ تعالیٰ کے حضور سلام پیش کیا ہے اور کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہی ہمارے سارے کام فوراً کرتا ہے۔ اللہ کا ڈر ہر وقت ہمارے دلوں میں ہے جس کی وجہ سے ہم کوئی غلط کام کرنے سے پہلے سوچتے ہیں۔ حسن عباسی کہتے ہیں کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اللہ سے مخاطب ہونے کا ہنر نہیں آتا۔ کہیں کہیں حسن عباس اللہ تعالیٰ سے شکوہ کناں بھی ہیں۔

حسن عباسی نے اپنی حمدیہ شاعری میں بہت خوب صورتی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کو "صاحب" کے نام سے پکار کر پوچھا ہے کہ اگر اجازت ہو تو ہم اپنا پیام بھیجیں۔ یہاں پیام سے مراد روزمرہ کے گلے شکوے اور رونا دھونا ہے۔ لیکن حسن عباسی نے نہایت خوب صورتی کے ساتھ اپنے اللہ سے گلہ

کیاہے جس میں محبت کا عنصر نمایاں محسوس کیا جاسکتا ہے۔حسن عباسی نے امیر اور غریب کے فرق کی وجہ سے بھی اللہ تعالیٰ سے شکوہ کیا ہے کہ امیر تو وقت پر گھر پہنچ جاتے ہیں اور غریب سفر میں رہتے ہوئے راستے میں شام کر بیٹھتے ہیں۔"صاحب" سے چند اشعار ملاحظہ کیجیے:

اگر اجازت ہو لکھ کے بھیجیں
کبھی ہم اپنا پیام صاحب
ہے لاٹھی والوں کے ہاتھ میں کیوں
تری زمیں کا نظام صاحب
ہیں نفرتیں کیوں یہاں پہ جائز
محبتیں کیوں حرام صاحب
یہ آنکھیں اشکوں بھری ہیں جتنی
یہ عرجیاں ہیں بنام صاحب
ہمیشہ پڑتی ہے راستے میں
غریب لوگوں کو شام صاحب(16)

حسن عباسی کے ہاں استفہامیہ لہجہ بھی جا بجا دیکھنے کو ملتا ہے۔ویسے تو حسن عباسی کا حمدیہ کلام سارا ہی گلے شکوں سے بھرا ہوں ہے لیکن "صاحب" میں سوالات کی بھرمار ہے۔بہت سے اشعار میں سوالیہ لہجہ استعمال کیا گیا ہے۔ان سوالات میں اللہ تعالیٰ سے مختلف طرح کے گلے شکوے کیے گئے ہیں جن میں کچھ سوالات اللہ تعالیٰ کی ذات سے متعلق اور کچھ سوالات دنیا کی بے ثباتی سے متعلق ہیں۔چند اشعار ملاحظہ ہوں:

ہے پھول رنگین اس قدر کیوں
ہے بھنور کیوں اتنا کالا صاحب(17)

اللہ تعالیٰ نے کائنات کو بہت وسیع بنایا ہے جس کی وسعت کا اندازہ لگانا انسان کے بس کی بات نہیں۔حسن عباسی الہ تعالیٰ سے سوال کرتے ہیں کہ انسان کو یہ سب کام کس نے سکھا دیے ہیں ایسے کام جو کہ وہ جانتا بھی نہیں تھا۔حسن عباسی اللہ تعالیٰ سے کائنات کی وسعتوں سے متعلق یوں سوال کرتے نظر آتے ہیں:

جانے کس نے سکھا دیا ہم کو
کیا فن بت گری ہے صاحب جی(18)

حسن عباسی کے مجموعہ کلام "صاحب" میں چھوٹی اور بڑی دونوں بحروں کا استعمال کیا گیا ہے۔چھوٹی بات کو بڑی بحروں اور بڑی بات کو چھوٹی بحر میں خوب صورتی سے استعمال کرنا شاعر کے فنی محاسن کی خوب صورتی میں شامل ہے۔حسن عباسی نے دونوں بحور کا استعمال نہایت منفرد انداز میں کیا ہے۔حسن عباسی کے مجموعہ کلام "صاحب" میں بڑی بحروں کا استعمال بھی جا بجا کیا گیا ہے۔مثال ملاحظہ ہو:

اس کے ہار سنگھار میں ہوں بہت مصروف
میرے گھر آئی ہے گڑیا صاحب کی

جب میں شب کو اس میں دیپ بہاتا ہوں
سندر ہو جاتی ہے ندیا صاحب کی(19)

صنعت حسن تعلیل میں حسن کے معنی خوب صورتی کے اور تعلیل کے معنی وجہ یا علت کو بیان کرنے کے ہیں۔ یوں صنعت حسن تعلیل کے معنی ہوئے کہ کسی چیز کی خوب صورتی، وجہ یا سبب بیان کرنے کی کارگری ہے۔ صنعت حسن تعلیل شاعری کی اصطلاح ہے اس میں کسی چیز کی شاعرانہ وجہ، سبب کو بیان کرنا جو حقیقت میں اس کی وجہ نہ ہو بلکہ شعر میں خوب صورتی کو بڑھانے کے لیے غیر حقیقی خصوصیت کو بیان کیا جاتا ہے۔ اس سے کلام میں خوب صورتی پیدا ہوتی ہے۔ پروفیسر انور جمال رقم طراز ہیں:

"حسن تعلیل شعری صنعت ہے جس میں شاعر کسی واقعے کی اصل، منطقی، جغرافیائی یا سائنسی وجہ کو نظر انداز کر کے ایک تخیلاتی، جذباتی اور عین شاعرانہ وجہ بیان کر دیتا ہے۔ ظاہر ہے کسی معلول کے لیے یہ شاعرانہ علت مبالغہ ہے لیکن جمال آفرین ہے۔ شاعرانہ طلسم کاری کا یہ کمال ہے کہ پہلی مرتبہ ذہن اس استدلال کو مان بھی لیتا ہے۔"(20)

حسن عباسی کے کلام میں بھی صنعت حسن تعلیل کا استعمال نظر آتا ہے جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ حسن عباسی کو فن شاعری پر مکمل عبور حاصل ہے۔ حسن عباسی کی کتاب "صاحب" سے صنعت حسنِ تعلیل کا شعر ملاحظہ کیجیے:

ہماری آنکھیں ہیں یا کوئی
تمہارا ابر ساتی نالہ صاحب(21)

سہلِ ممتنع سے مراد شعر کو آسان سے آسان لفظوں میں اس طرح ادا کیا جائے کہ مزید سلاست کی ضرورت محسوس نہ ہو۔ حسن عباسی کے مجموعہ کلام "صاحب" میں بھی سہلِ ممتنع کی عمدہ مثالیں موجود ہیں۔ حسن عباسی نے اپنے مجموعہ کلام "صاحب" میں صنعتِ تضاد کے لیے الفاظ کا بہت خوب صورتی سے چناو کیا ہے۔ صنعتِ تضاد سے کلام میں حسن پیدا ہوتا ہے۔ دو چیزوں کے درمیان متضاد رشتے کو بڑی خوب صورتی سے بیان کیا ہے۔ چند مثال ملاحظہ کیجیے:

آپ کا اسم آخری منزل
اسم پہلا سٹاپ ہے صاحب(22)

حسن عباسی کی شاعری میں رعایتِ لفظی کا استعمال بھی بہت خوب صورتی سے کیا گیا ہے۔ رعایتِ لفظی سے مراد کسی لفظ کی مناسبت سے دوسرا لفظ لانا۔ مثلاً راستہ سے منزل، خوشبو سے پھول وغیرہ۔ حسن عباسی کے مجموعہ کلام "صاحب" سے رعایت لفظی کی مثال درج ذیل ہے:

آنکھوں کو ندیاں بخشتے ہے
دل کا تو دریا ہے صاحب(23)

اشعار میں الفاظ کا بار بار آنا یعنی تکرار کے ساتھ آنا صنعتِ تکرار کہلاتا ہے۔ ایک یا کئی لفظوں کا بار بار آنا تکرار لفظی کہلاتا ہے۔ حسن عباسی کے کلام میں بھی صنعتِ تکرار لفظی کی عمدہ مثالیں دیکھنے کو ملتی ہیں۔ اس حوالے سے چند اشعار ملاحظہ کیجیے:

حمد کیا کرتے ہیں باری باری صاحب
کالے تیتر سے ہے اپنی یاری صاحب(24)

دیواروں پر پھیل گئی ہیں بیلیں صاحب
اچھا آپ آتے ہیں آئیں آئیں صاحب (25)

کسی شاعر کا اپنے آپ کو بڑا ظاہر کرنا شاعرانہ تعلی کہلاتا ہے۔ اپنے بڑے پن کا مظاہرہ کرنا شاعرانہ تعلی کے زمرے میں آتا ہے۔ تعلی کے معنی اپنی بڑائی کرنا یا شیخی ہے۔ حسن عباسی کے ہاں شاعرانہ تعلی کی مثالیں کہیں کہیں نظر آتی ہیں۔ حسن عباسی اُن خوش نصیب نوجوان نسل کے شعراء میں سے ہیں جنھیں نہ صرف احمد ندیم قاسمی، منیر نیازی، شہزاد احمد، احمد عقیل روبی اور خالد احمد (مرحومین) جیسے عظیم شعرا اور ادیبوں کی محفل میسر رہی بل کہ یہ تمام شعرا حسن عباسی کی شاعری اور شخصیت کے معترف بھی تھے۔ باہر کے ملکوں کے عالمی مشاعروں میں اکثر بلایا جاتا ہے۔ میری نظر میں اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ وہ اپنے بڑوں کو بہت عزت دیتے ہیں اور نوجوان نسل کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حواشی وحوالہ جات

1۔ حسن عباسی، صاحب، نستعلیق مطبوعات، لاہور، 2017ء، ص:84
2۔ ایضاً، ص:94
3۔ ایضاً، ص:97
4۔ ایضاً، ص:113
5۔ ایضاً، ص:124
6۔ ایضاً، ص:52
7۔ ایضاً، ص:30
8۔ ایضاً، ص:45
9۔ ایضاً، ص:100
10۔ ایوب خاور، صاحب، نستعلیق مطبوعات، لاہور، 2017ء، ص:18
11۔ ایضاً، ص:19
12۔ لطیف ساحل، حسن عباسی کا حمدیہ مجموعہ، صاحب، نستعلیق مطبوعات، لاہور، 2017ء، ص:18
13۔ لبنیٰ صفدر، حسن عباسی کا حمدیہ مجموعہ، صاحب، نستعلیق مطبوعات، لاہور، 2017ء، ص:18
14۔ حسن عباسی، صاحب، ص:54
15۔ ایضاً، ص:48
16۔ ایضاً، ص:56
17۔ ایضاً، ص:23
18۔ ایضاً، ص:93
19۔ ایضاً، ص:63
20۔ انور جمال، پروفیسر، ادبی اصطلاحات، نیشنل بک فاؤنڈیشن، اسلام آباد، ۲۰۱۴ء، ص:۹۱
21۔ ایضاً، ص:24
22۔ ایضاً، ص:67

23۔ ایضاً،ص:8
24۔ ایضاً،ص:39
25۔ ایضاً،ص:55

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Roman Havashi-o-Havalajat

1.Hassan Abbasi,Sahib,Nastaleeq Matboaat,Lahore,2017, p 84
2. Eizan,p 94
3. Eizan ,p 97
4. Eizan, p 113
5. Eizan ,p 124
6. Eizan ,p 52
7. Eizan ,p 30
8. Eizan, p 45
9. Eizan, p 100
10.Ayuob Khawar,Sahib,Nastaleeq Matboaat,Lahore,2017, p 18
11. Eizan ,p 19
12.Latif Sahil,Hassan Abbasi ka hamdiya Majmua,Sahib,Nastaleeq Matboaat,Lahore,2017, p 18
13.Lubna Safdar,Hassan Abbasi ka hamdiya Majmua,Sahib,Nastaleeq Matboat,Lahore,2017, p 18
14.Hassan Abbasi,Sahib, p 54
15. Eizan ,p 48
16. Eizan ,p 56
17. Eizan ,p 23
18. Eizan, p 93
19. Eizan ,p 663
20.Anwar Jamal, Professor,Adbi Istahlaat,National Book Foundation,Islamabad,2014, p 91
21.Hassan Abbasi,Sahib, p 24
22. Eizan, p 67
23. Eizan ,p 8
24. Eizan ,p 39
25. Eizan ,p 55